شذرات

جناب شیخ محمد اکرام صاحب کی وفات

قارئین المعارف کو یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوگا کہ جناب شیخ محمد اکرام صاحب ۱۷ر جنوری ۱۹۷۳ کو انتقال فرما گئے ۔ اِنا للہ و اِنا الیہ راجعون ط

شیخ صاحب مرحوم ہماری علمی دنیا میں ایک معروف شخصیت تھے اور تصنیف و تالیف سے ان کو گہرا شغف تھا ۔ ۳۳ سال تک وہ سول سروس سے متعلق رہے ، مگر فرائضِ منصبی کی انجام دہی ان کے ذوق و شوق کی راہ میں حائل نہ ہوسکی اور اپنی ملازمت کے ہر دور میں وہ علمی مشاغل کے لیے کافی وقت نکالتے رہے ۔ چنانچہ انھوں نے اُردو اور انگریزی میں کئی کتابیں شائع کیں جو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی گئیں ۔

جناب شیخ محمد اکرام ۱۰ر ستمبر ۱۹۰۸ کو پنجاب کے ایک گاؤں چک جھمرہ میں پیدا ہوئے تھے ۔ ۱۹۲۶ سے ۱۹۳۰ تک چار سال گورنمنٹ کالج میں تعلیم حاصل کی پھر انڈین سول سروس کے لیے منتخب کیے گئے اور جیسس کالج آکسفورڈ میں بحیثیت پروبیشنر دو سال گزارنے کے بعد اکتوبر ۱۹۳۳ میں انڈین سول سروس میں شامل ہو گئے ۔ ۱۹۴۷ء میں انھوں نے پاکستان میں ملازمت کرنے کا فیصلہ کیا اور چھ سال تک محکمۂ اطلاعات و نشریات میں ڈپٹی سکریٹری اور جائنٹ سکریٹری رہے ، ۱۹۵۵ سے ۱۹۵۷ تک تین سال وہ مشرقی پاکستان میں بھی رہے ۔ جولائی ۱۹۶۶ میں سول سروس سے سبکدوشی کے بعد ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے اکیڈمک ڈائرکٹر بنائے گئے ۔

شیخ صاحب مرحوم کی پہلی تصنیف "غالب نامہ" ہے جو ۱۹۳۶ میں شائع ہوئی تھی ۔ یہ کتاب غالب کا سوانحی اور تنقیدی جائزہ ہے اور اس میں غالب کے اُردو اور فارسی اشعار کا انتخاب

بھی شامل کیا گیا ہے۔ نظرثانی کے بعد یہ کتاب حیاتِ غالب، حکیم فرزانہ اور ارمغانِ غالب کے نام سے تین حصوں میں شائع کی گئی۔ شیخ صاحب کی دوسری تصنیف "شبلی نامہ" ہے جو نظرثانی کے بعد "یادگارِ شبلی" کے نام سے شائع کی گئی ہے۔

شیخ صاحب مرحوم نے "آبِ کوثر"، "رودِ کوثر" اور "موجِ کوثر" کے نام سے اسلامی ہند کی دینی اور ثقافتی تاریخ بھی قلم بند کی ہے جو پہلی مرتبہ ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کا تازہ ایڈیشن بہت ترمیم اور اضافہ کرکے شائع کیا گیا ہے جس سے اس کی قدر و قیمت اور زیادہ ہو گئی ہے۔

شیخ صاحب مرحوم کی پہلی انگریزی تصنیف "میکرس آف پاکستان اینڈ ماڈرن مسلم انڈیا" ہے جو ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی تھی اور نظرثانی کے بعد ۱۹۶۵ء میں "مسلم انڈیا اینڈ دی برتھ آف پاکستان" کے نام سے شائع کی گئی۔ ۱۹۵۵ء میں انھوں نے پروفیسر پرسیول اسپیر کے اشتراک سے "کلچرل ہیریٹیج آف پاکستان" کے نام سے چند ممتاز اہلِ قلم کے مضامین کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا اور ۱۹۶۱ء میں برِعظیم پاک و ہند کی سیاسی اور ثقافتی تاریخ کا خاکہ شائع کیا جس کا خلاصہ پروفیسر اے۔ ٹی۔ ایمبری نے "مسلم سیوی لیزیشن ان انڈیا" کے عنوان سے قلم بند کرکے ۱۹۶۴ء میں کولمبیا یونیورسٹی پریس سے شائع کیا۔ شیخ صاحب مرحوم کی ان خدمات کے اعتراف میں پنجاب یونیورسٹی نے ان کو ڈی۔ لٹ کی اعزازی ڈگری عطا کی تھی۔

جناب شیخ صاحب جولائی ۱۹۶۶ء میں ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے ڈائرکٹر ہوتے تھے اور ہم ۶½ سال تک ان کی سربراہی میں سرگرمِ عمل رہے۔ شیخ صاحب مرحوم کو ادارے کے ماہ نامہ سے گہری دلچسپی تھی۔ چنانچہ انھوں نے اس کا نام "ثقافت" کے بجائے "المعارف" رکھا اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے پر خاص توجہ فرمائی۔ ان کی اچانک وفات ایک المناک واقعہ ہے۔ ہم مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ان کے جملہ متعلقین سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔

مجلسِ نظماء ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی قرارداد کے بموجب شیخ محمد اکرام صاحب کی وفات پر اظہارِ افسوس کے لیے ۷ فروری ۱۹۷۳ء کو شام کے ۴ بجے ادارے میں ایک تعزیتی جلسہ جناب جسٹس

ایس۔ اے رحمٰن کی صدارت میں منعقد کیا گیا جس میں شیخ صاحب مرحوم کے عزیز و اقارب، احباب اور ارباب علم و دانش نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں جناب پروفیسر حمید احمد خاں نے "سوانح حیات شیخ محمد اکرام مرحوم" کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا جو پیش نظر شمارہ میں شامل کیا گیا ہے۔ مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا محمد جعفر پھلواروی، مولانا جعفر قاسمی اور ڈاکٹر عبدالحمید عرفانی نے مرحوم کے متعلق اپنے ذاتی تاثرات بیان کیے اور پروفیسر سید وقار عظیم نے اپنی تقریر میں شیخ صاحب کی تصنیف "غالب نامہ" پر مختصر تبصرہ بھی فرمایا۔ آخر میں صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر فرمائی اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

المعارف کا ڈیکلریشن شیخ محمد اکرام صاحب کے نام تھا۔ ان کی وفات کے بعد اس اجازت نامہ میں تبدیلی کرائے بغیر رسالہ شائع نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لیے فروری کا شمارہ بروقت شائع نہ ہو سکا اور اب فروری و مارچ دو ماہ کا مشترک شمارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ ہم اس ناگزیر تاخیر کے لیے قارئین المعارف سے معذرت خواہ ہیں۔

(م)